

باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے

23-August-2018



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِكَافِ کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِكَافِ کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِكَافِ کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحرِی، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَمِ زَمِ یاد م کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، اَلْبَثَّةُ اگر اِعتِكَافِ کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْنًا جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِكَافِ کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِكَافِ کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پَاکِ کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتِ اِخْلَاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پَاکِ پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحْمَتیں نازل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجَاتِ بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔⁽¹⁾ میری زبان تَر رہے دُرُود سے بے جا ہنسون کبھی نہ کروں گفنتلو فضول

1... سنن کبزی، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاة... الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ

مُضَطَّفٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "نَبِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادِهِ" مُسْلِمَانِ كِي نَيْتِ اُسْ كِي عَمَلْ سِي بِيْتَرِي۔⁽¹⁾

دومدنی پھول: (1) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(2) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی

خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا

☆ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ،

أَذْكُرُ وَاللَّهِ، تُوِيُّوْا اِلَى اللّٰهِ وَغَيْرِهِ سُنْ كَرِ ثَوَابِ كَمَا نِيَّ وَالْوَالِدِ كِي دِلْ جُوِيْ كِي لِيَّ بَلَنْدِ

آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ! آج ہم ”والد کے ساتھ اچھا سلوک

“کرنے کے بارے میں سنیں گے، اس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سنیں گے، کئی

احادیثِ مبارکہ میں بھی والد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، انہیں بھی سننے کی

سعادت حاصل کریں گے، والد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی برکتیں نصیب

¹... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۳۲

ہوئیں، یہ واقعہ بھی سنیں گے، والد کے ساتھ بُر سلوک کرنے والوں کے چند عبرت ناک واقعات بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی دُرست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں، یہ بھی سنیں گے، اللہ کرے کہ دلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دین اسلام نے باپ جیسی محترم ہستی کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہمیں باپ جیسی مہربان ذات کے ساتھ حُسنِ سلوک بجالانے کا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہذا جس طرح ہم اپنی ماں کی خدمت کرتے ہیں، اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ حُسنِ سلوک بجاتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والد کی بھی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کا ادب کریں اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ باپ کی خدمت کرنا بہت ہی بڑی سعادت مندی کی بات اور رضائے الہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ آئیے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلہستے میں سجاتے جائیے، چنانچہ

والد کی خدمت کا صلہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ جلد 4 صفحہ نمبر 14 پر ہے: ایک شخص کے 4 بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: ”یا تو تم تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ

نہیں لیتا۔“ تینوں نے کہا: ”تم تیمارداری (یعنی بیماری کی حالت میں خدمت وغیرہ) کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔“ چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتیٰ کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دینار (یعنی سونے کے سیکے) لے لو۔“ لڑکے نے پوچھا: ”کیا اس میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”نہیں۔“ صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: ”تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔“ لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دینار لے لو۔“ اس نے پوچھا: ”کیا ان میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”نہیں۔“ صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا، مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور 1 دینار لے لو۔“ اس نے پوچھا: ”کیا اس میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکا گیا اور دینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: ”ان کی قیمت کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”1 دینار۔“ لڑکے نے 1 دینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آکر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ موتی اس لڑکے کے پاس ملا، لہذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 نچروں کے عوض بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: ”اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی مثل ایک اور بھی ہو۔“ لہذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دُگنی دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: ”جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دُگنی رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: ”کیا تم واقعی اتنا دو گے؟“ انہوں نے

کہا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دُگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60 نچڑوں کے عوض) فروخت کر دیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۴/۱۳)

سُبْحَانَ اللَّهِ! کیا شان ہے اللہ رَحْلُن کی، اللہ کریم کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے، سُبْحَانَ اللَّهِ! برادرِ اعلیٰ حضرت، اُستَاذِ زَمَن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کیا خوب فرماتے

ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا (ذوقِ نعت، ص ۶)

اللہ پاک اپنے کرم اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے کام بناتا ہے۔ آئیے! اس تعلق سے ایک آیت مبارکہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

پارہ 22 سُورَةُ الْأَحْزَابِ، آیت نمبر 48 میں ارشادِ باری ہے:

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٣٨﴾ تَرْجَمَةً كُنْزِ الْإِيمَانِ: اور اللہ پر بھروسہ کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کار ساز۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر صراطِ الجہان میں ہے: جو ذنیوی اور اُخروی اُمور میں اللہ پاک

پر بھروسہ رکھے تو اللہ پاک اُسے کافی ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیة: ۴۸، ۱۹۹/۷-۲۰۰، جلالین مع

صلاوی، الاحزاب، تحت الآیة: ۴۸، ۱۶۳۵/۵-۱۶۳۶ ملقطاً) (صراطِ الجہان، ۸/۶۱)

معلوم ہوا! اللہ پاک پر توکل یعنی بھروسہ کرنا عظیم کام ہے، لہذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسبابِ اختیار

کرے مگر اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسہ کرے اور اپنے معاملات اُس کے سپرد کر دے۔

آئیے! بارگاہ رسالت میں فریاد کرتے ہیں کہ ہم پر ایسی نظر کرم ہو جائے کہ بڑے بہن بھائیوں کا کہنا بھی مانیں اور اپنے ماں باپ کی خوب خوب خدمت بھی کریں۔

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یا رسول اللہ (وسائل بخشش مُرتم، ص ۳۳۱)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! قربان جائیے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے کی سمجھداری پر! بلاشبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والد محترم کی شفقتوں، ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا مگر یہ خوش نصیب خوددار، وفادار، غیرت مند اور سمجھدار بیٹا تھا، فانی دنیوی مال و دولت کی وجہ سے باپ کے احسانات کو بھلانے والا نہ تھا، اسے معلوم تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک اور اُس کے پیارے رسول، رسول مقبول صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ معزز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو جنت کا حقدار بنا دیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کی خدمت کی سعادت ہاتھوں سے ہرگز نہ چھوٹنے پائے، لہذا اس باکمال و وفادار بیٹے نے فانی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا، حتیٰ کہ اس کا باپ دنیا سے رخصت ہو گیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس وفا شعار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اِمِيْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ ”باپ“ قدرت کا انمول تحفہ ہے، باپ کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسول کریم ﷺ کی رضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، باپ خاندان میں اولاد کی پہچان کا ذریعہ ہے، باپ کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، باپ کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، باپ کے حقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، باپ صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور سارا دن محنت مزدوری کر کے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، باپ اولاد کی ترقی کے لئے ہمیشہ کڑھتار ہتا ہے، باپ اپنی اولاد کی بھلائی چاہنے والا ہوتا ہے، باپ اپنی اولاد پر احسانات کرتا ہے، باپ بیمار اولاد پر خرچ بھی کرتا ہے اور وقت بھی دیتا ہے، باپ بیمار اولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتا ہے، باپ بیمار اولاد کی خاطر مہنگے ہسپتالوں کے چکر لگاتا اور مہنگی دوائیں بھی خرید لیتا ہے، باپ اولاد کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اولاد کے لئے وقف کر دیتا ہے، باپ اولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے، باپ خود گرمی برداشت کر کے اولاد کو آرام و سکون پہنچاتا ہے، باپ اولاد کی راحت کی خاطر خود تکلیفیں جھیل لیتا ہے، باپ اولاد کے ناز نخرے اٹھاتا ہے، باپ قرض لے کر بھی اولاد کی خواہشات کو پورا کرتا ہے، باپ اپنے بچوں کی امی کی وفات کے بعد اولاد کو ان کی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا، باپ اولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دوران اور بعد کے آخری اجازت کو برداشت کرتا ہے، باپ اولاد کو اچھا انسان بناتا ہے، باپ اولاد کو کامیاب انسان دیکھنا پسند کرتا ہے، باپ اولاد کو عموماً آسائشیں مہیا کرتا ہے، باپ اولاد کی تعلیم کا خرچہ برداشت کرتا ہے، باپ اولاد کو مایوسی کے دلدل سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، باپ عموماً اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتا ہے، باپ وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو مفید

مشوروں سے نوازتا ہے، باپ اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، باپ اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، باپ اولاد کو کامیاب زندگی گزارنے کے اصول سکھاتا ہے، باپ اولاد کو اپنے پرانے کا فرق بتاتا ہے، باپ اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ باپ اولاد کی جلی کٹی باتیں سُن کر بھی خاموش رہتا ہے، باپ اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، باپ مشکلات میں اولاد کی ہمت بندھاتا ہے، باپ معذور اولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، باپ نافرمان اولاد کے لئے بھی اپنی محبتوں کے دروازے کھلے رکھتا ہے، باپ نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے اور باپ سے حُسنِ سلوک کرنے کا حکم قرآن کریم و احادیثِ کریمہ میں بیان ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ
بِأَوَّلِ الدِّينِ إِحْسَانًا ۗ إِمَّا يَلْعَنَنَّ عِنْدَكَ
الْكُفْرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كَالهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ
وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾
وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الدُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

(پ ۱، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اُس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہوں (اف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تُو اُن دونوں پر رحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چھپٹینے میں پالا۔

(چھوٹی عُزْر) میں پالا۔

حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اِنْ آيَاتِ مَبَارَكِ كِه

تحت فرماتے ہیں: جب والدین (ماں باپ) پر ضَعْف (کمزوری) کا غلبہ ہو، اعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناٹواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرائی (بو جھ) ہے۔ نہ اُنہیں جھڑکنانہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غلام و خادم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نرِمی و تواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وقت میں شَفقت و مَحَبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے مَحَبَّت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں درکار ہو وہ اُن پر خرچ کرنے میں دَر بِلِغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلهی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرَض کرے کہ یارب! میری خدمتیں اُن کے احسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے احسان کا بدلہ ہو۔

اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اِطاعت ماں باپ کی عَزّت کی بھی توفیق خُدا دے
(وسائلِ بخشش مُرْتَم، ص ۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اب احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے اچھا سُلُوک کرنے کی اہمیت پر مشتمل 6 فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ (1) ارشاد فرمایا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کریا سے چھوڑ

دے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب: ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۹، حدیث: ۱۹۰۶)

- (2) ارشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، حدیث: ۳۷۹۹، ص ۶۲۴)
- (3) ارشاد فرمایا: رب کی رضا باپ کی رضا مندی میں ہے اور رب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)
- (4) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔ (معجم اوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ۶۱۴/۱، حدیث: ۲۲۵۵)
- (5) ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حُسن سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہو اور غضبِ خدا کا مستحق ہو۔ (معجم کبیر، ۶۶/۱۲، حدیث: ۱۲۵۵۱)
- (6) ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہرگز گالی نہ دے۔ صحابہ گرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرها، حدیث: ۲۶۳، ص ۶۰ ملخصاً)

آئیے! بارگاہِ الہی میں دُعا کرتے ہیں:

مُطِيعِ اپنے ماں باپ کا کر میں اُن کا ہر ایک حکم لاؤں بجا یا الہی
(وسائلِ بخششِ مُرْتَم، ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک بنایا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرمادیا۔ ہونا تو یہ چاہئے

تھا کہ ہم اللہ پاک اور رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرامین پر لبیک کہتے ہوئے دل و جان کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کر کے ان سے دعائیں لیتے، ماں باپ کے حقوق کو پورا کرتے، ماں باپ کے ہر جائز حکم کی بجا آوری کرتے، ماں باپ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ان کی بارگاہ میں دوڑے دوڑے چلے آتے، ماں باپ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے، ماں باپ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتے، مشکل حالات، بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنتے، الغرض ہر طرح سے ماں باپ کو راضی رکھنے کی کوشش کرتے مگر افسوس! صد ہزار افسوس! عِلْمِ دین سے دُوری کے باعث آج باپ مظلوم ترین لوگوں کی صف میں شامل ہو چکا ہے، بیٹیاں تو عموماً باپ کا خیال کرتی ہیں مگر بیٹوں کی جانب سے اکثر باپ کو دکھوں اور تکلیفوں کا ہی منہ دیکھنا پڑتا ہے، افسوس! گُفّار اور اسلام دشمنوں کی دیکھا دیکھی اب باپ جیسی عظیم ہستی کے ساتھ نوکروں والا سلوک کیا جا رہا ہے، بد قسمتی کے ساتھ باپ کے ساتھ بد سلوک کے واقعات میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے، گھر کے سارے کام باپ سے کروائے جا رہے ہیں، حتیٰ کہ گھر کا کچرا اٹھانے اور گٹر کھلوانے کا کام بھی باپ سے لیا جا رہا ہے، پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہو جائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہو جائیں، ایک اکیلا باپ 5 بچوں کو تو پال لیتا ہے مگر 5 بچے ایک باپ کو سنبھال نہیں پاتے، باپ نصیحت کر دے تو جھڑک کر اس کی بات کو سُنی اُن سُنی کر دیا جاتا ہے، باپ خرچہ مانگے تو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے معذرت کر لی جاتی ہے، باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان درازی پر اتر آتی ہے، باپ بیمار ہو جائے تو اسے ہسپتال لے جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا، باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہو جائے، کام کاج کے لائق نہ رہے، اولاد کے مزاج کے خلاف کوئی فیصلہ کر دے، اولاد کو کسی نقصان

پہنچانے والے کام سے منع کر دے، ایسی صورت میں بھی اولاد کی سمجھ میں نہیں آتا، باپ خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی امی کے انتقال کے بعد عموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُجھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد اپنے آپ میں کچھ ایسی مگن ہوتی ہے کہ اس کے پاس باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے، خصوصاً شادی کے بعد باپ پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ توڑے جاتے ہیں اس کا تصور ہی دل دہلا دینے والا ہے، باپ لاکھوں روپے خرچ کر کے بچوں کی شادیاں کرواتا ہے مگر شادی ہوتے ہی اولاد اور ان کی بیویاں اس کا جینا مشکل کر دیتے ہیں، وہ اولاد جس کو باپ نے بڑے ناز و نحر سے پالا تھا، جسے رو رو کر اللہ پاک سے مانگا تھا، علاج معالجے پر زندگی بھر کی جمع پونجی خرچ کر ڈالی تھی، اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِم اَجْمَعِينَ کے مزارات پر جا کر دُعائیں مانگی تھیں، اللہ پاک اور اُس کے نیک بندوں سے دعائیں کروائی تھیں، افسوس! ایک دن وہی اولاد اپنی بیوی کو خوش کرنے کی خاطر اپنے باپ کو ناراض کرتی، ان کا دل دکھاتی اور دھکے دے کر بے گھر کر دیتی یا پھر اولڈ ہاؤس (Old House) چھوڑ آتی ہے، جہاں اسے اولاد کے ساتھ گزارے لمحات اور ان کی یادیں بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہیں، باپ ہر گزرتے دن یہی امید لگاتا ہے کہ شاید آج میرا وہ لختِ جگر مجھے لینے آئے گا جس کو میں نے بڑی مشقتوں سے اپنے خونِ جگر سے پالا تھا، جس کی بیماری پر اس کا علاج کراتے ہوئے میری رات کی نیندیں قربان ہوئی تھیں، آج میرا وہ بیٹا لینے آئے گا جس کی دل بُھاتی آواز سے میری دن بھر کی ساری تھکن دُور ہو جاتی تھی، میرا بیٹا مجھے سینے سے لگائے گا، مجھے گھر لے جائے گا مگر آہ! صبح و شام گزرتے جاتے ہیں لیکن نہ کوئی لینے آتا ہے نہ ہی کسی کا فون آتا ہے۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ۔

مشہور کہوت ہے: ”جیسی کرنی ویسی بھرنی“! تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا ناپسندیدہ سلوک کریں گے تو ممکن ہے کہ کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں، جیسا کہ

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

حدیث پاک میں ہے: كَمَا تَدِينُ تُدَانُ یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔⁽¹⁾
حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ کی وضاحت میں لکھتے ہیں:
یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہوگا
- (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ۲/۲۲۲)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لکھتے ہیں: بے عقل اور شریر اور ناسمجھ جب طاقت و توانائی حاصل کر لیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کتے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۲۴)

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اب دل تھام کر باپ سے بدسلوکی کرنے کے عبرت ناک انجام پر

مشتمل 3 فکر انگیز حکایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) باپ کے ساتھ بدسلوکی کا انجام

۱۰۰۱ مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسلم بن قُتیبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جب ”آزْدِ شَيْد“ نامی بادشاہ نے اپنی حکومت (Government) کو مستحکم کر لیا تو چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے تابع رہنے کا اقرار کر لیا۔ اب اس کی نظر بہت بڑی قریبی سلطنت ”سُہَیْلِیَہ“ کی طرف تھی۔ چنانچہ آزدِ شَیْد نے اس ملک پر چڑھائی کر دی، وہاں کا بادشاہ ایک بڑے شہر میں قلعہ بند تھا۔ آزدِ شَیْد نے شہر کا محاصرہ کر لیا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ اس شہر کو فتح نہ کر سکا۔ ایک دن بادشاہ کی بیٹی قلعہ کی دیوار پر چڑھی تو اچانک اس کی نظر آزدِ شَیْد پر پڑی۔ شہزادی اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی اور عشق کی آگ میں جلنے لگی، بالآخر نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ایک تیر پر یہ عبارت لکھی: ”اے حسین و جمیل بادشاہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسا خفیہ راستہ بتاؤں گی، جس کے ذریعے تم تھوڑی سی مشقت کے بعد باسانی اس شہر کو فتح کر لو گے۔“ پھر شہزادی نے وہ تیر آزدِ شَیْد بادشاہ کی جانب پھینک دیا۔ اس نے تیر پر لکھی عبارت پڑھی اور ایک تیر پر یہ جواب لکھا: ”اگر تم نے ایسا راستہ بتا دیا تو تمہاری خواہش ضرور پوری کی جائے گی یہ ہمارا وعدہ ہے۔“ اور تیر شہزادی کی جانب پھینک دیا۔ شہزادی نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً خفیہ راستے کا پتہ لکھ کر تیر بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ شہوت کے ہاتھوں مجبور ہونے والی اس بے مروت شہزادی کے بتائے ہوئے راستے سے آزدِ شَیْد بادشاہ نے بہت جلد اس شہر کو فتح کر لیا۔

غفلت و بے خبری کے عالم میں بہت سارے سپاہی ہلاک ہو گئے اور شہر کا بادشاہ یعنی اس شہزادی کا باپ بھی قتل کر دیا گیا۔ حسب وعدہ آزدِ شَیْد نے شہزادی سے شادی کر لی، شہزادی کو نہ تو اپنے باپ کی ہلاکت کا غم تھا اور نہ ہی اپنے ملک کی بربادی کی کوئی پروا۔ بس اپنی نفسانی خواہش کے مطابق ہونے والی شادی پر وہ بے حد خوش تھی۔ دن گزرتے رہے، اس کی خوشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک رات جب

شہزادی بستر پر لیٹی تو کافی دیر تک اسے نیند نہ آئی وہ بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ آڈڈ شیڈ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا: ”کیا بات ہے؟ تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟“ شہزادی نے کہا: ”میرے بستر پر کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی۔“ آڈڈ شیڈ نے جب بستر دیکھا تو چند دھاگے ایک جگہ جمع تھے ان کی وجہ سے شہزادی کا انتہائی نرم و نازک جسم بے چین ہو رہا تھا۔ آڈڈ شیڈ کو اس کے جسم کی نرمی و نزاکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا: ”تمہارا باپ تمہیں کون سی غذا کھلاتا تھا جس کی وجہ سے تمہارا جسم اتنا نرم و نازک ہے؟“ شہزادی نے کہا: ”میری غذا مکھن، ہڈیوں کا گودا، شہد اور مغز ہوا کرتی تھی۔“ آڈڈ شیڈ نے کہا: ”تیرے باپ کی طرح آسائش و آرام تجھے کبھی کسی نے نہ دیا ہو گا۔“ ٹو نے اس کے احسان اور قربت کا اتنا بڑا بدلہ دیا کہ اسے قتل کروا ڈالا۔ جب تو اپنے شفیق باپ کے ساتھ بھلائی نہ کر سکی تو میں بھی اپنے آپ کو تجھ سے محفوظ نہیں سمجھتا۔“ پھر آڈڈ شیڈ نے حکم دیا: ”اس کے سر کے بالوں کو طاقتور گھوڑے (Powerful horse) کی دُم سے باندھ کر گھوڑے کو تیزی سے دوڑایا جائے۔“ چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور چند ہی لمحوں میں اس نفس پرست شہزادی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(عیون الحکایات، ۲/۲۳۱)

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حُرّاف
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈان، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا لچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

(2) یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سیدنا ثابت بن ثنیٰ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے بد بخت! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

(3) کل یہی انجام میرا ہو گا

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آ کر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہو گا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔ (جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۹۰)

دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا
(وسائل بخشش مُرّم، ص ۷۱۳)

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ!

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! باپ سے بد سُلُو کی کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ اللہ پاک دنیا میں ہی اس کی سزا بندے کو دے دیتا ہے۔ تو آئیے! آج ہم سب نیت کرتے ہیں کہ آج سے بالخصوص اپنے والد کو نہیں ستائیں گے، ان کا دل نہیں دکھائیں گے، والد کے ہر جائز حکم کی بجا آوری کریں گے، والد کی رضا والے کام کریں گے، والد کی ناراضی والے کاموں سے بچیں گے، جس کام سے وہ منع کریں گے اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہوئی تو فوراً اس کام سے رک جائیں گے، پوری زندگی ان کی فرمانبرداری کریں گے، یہ مدنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“ میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان نماز، وُضُو اور غُسل وغیرہ ضروری احکام سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں حاضری کی بَرَکَت سے اچھی صحبت میسر آتی ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے علمِ دین کی دولت نصیب ہوتی ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے رسالہ ”مدرسۃ المدینہ بالغان“ بھی شائع ہو چکا ہے، اس عظیم الشان رسالے میں معلومات کا انمول خزانہ ہے، اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، قرآنِ پاک سکھانے کے لیے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا دُور دراز کا سفر، دُرُست قرآنِ کریم پڑھنے کا شرعی حکم، مدرسۃ المدینہ کے 7 مدنی مقاصد،

مدرسۃ المدینہ بالغان کے طالب علم مفتی کیسے بنے؟

آئیے! ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

ماں باپ کی عزت کرنے والا بن گیا

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی گناہوں کی وادیوں میں گم تھے، نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ تھی اور نہ ہی حقوق العباد کی فکر۔ دوسری طرف والدین کی نافرمانی اور بہن بھائیوں کو مار پیٹ کر ان کی سخت دل آزاری کا باعث بنتے تھے۔ ان کی سعادتوں کی معمران کا سفر کچھ یوں شروع ہوا کہ ایک روز ایک بار ایش و باعامہ مبلغ دعوت اسلامی سے ان کی ملاقات ہو گئی، سلام و مصافحے کے بعد انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہو گئے۔ انہیں تلاوت و نعت کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے بیان میں بڑا لطف آیا۔ انہوں نے صدق دل سے گناہوں سے توبہ کی اور اختتام اجتماع پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید ہونے کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کے بعد وہ مسلسل ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے یہاں تک کہ سرپرست سبز عمائم کا تاج سجایا اور داڑھی کے نور سے اپنے چہرے کو آراستہ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے والدین سے معافی تلافی کر کے نہ صرف ان کی عزت کرنے لگے بلکہ رشتہ دار و محلے دار سبھی کے نزدیک باوقار اور عزت دار بن گئے۔

بڑی صحبتوں سے گناہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول (وسائل بخشش مرم، ص ۶۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہر باپ کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ ”میری اولاد میری فرمانبردار رہے، میرے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیز گار بنے، معاشرے میں عزت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو“ مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو باپ تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہو گا تو بھلا وہ کیوں کر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر پائے گا؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کر لے یا اس معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس وجوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ ”اگر مگر“ اور ”چونکہ چنانچہ“ سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سنائی جاتی ہے، گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتیٰ کہ مارپیٹ سے بھی گریز نہیں کیا جاتا، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کر لے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشق مجازی کی آفت میں گرفتار ہو جائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سنے، نئے نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروانہ کرے، شراب پیئے، جو ا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُہْتَلَا ہو جائے مگر ان معاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے باپ کی پیشانی پر بل تک نہیں آتا، یہ

نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو باپ کہتا ہے ”ابھی تو یہ بچہ ہے“، ”نادان ہے“، ”آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا“، ”بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے“ وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتیا باپ پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس وقت باپ کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب باپ اس کی اصلاح کے لئے کڑھتا، دعائیں کرتا اور کرواتا ہے مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اونچا ہو چکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا کہ والدین کی تھوڑی سی لاپرواہی کی وجہ سے ایک قیمتی موتی ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے
 اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آئیے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نیت کیجئے، چنانچہ

اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کر کے) مجھے ضائع کیا لہذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔ (فیض القدیر، ۲۹۲/۱، تحت

الحديث: ۳۱۱)

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کتاب "نیکی کی دعوت" میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکہ مکرمہ حاضر ہو اور مسجد الحرام شریف کے اندر مقام ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اکلوتے بچے کو ضرورت سے زیادہ پیار ملا اور دُرُست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خرچ (فضول خرچ) ہو گیا۔ باپ کو بہت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اس سے وہ اپنے باپ کا مخالف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکہ مکرمہ حاضر ہو کر مقام ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ باپ کی موت کی صورت میں اسے ترکے (یعنی ورثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۵۷۷)

مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اولاد کی درست اسلامی تربیت سے غفلت برتنا باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیتِ اولاد کے اصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز مت کیجئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا بچا غلام بنائیے، اپنے کردار کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سنتوں کی خدمت میں مصروف ہو جائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں خدمتِ دین کا مدنی کام سرانجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ”مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان“ قائم کیا گیا

ہے جس کا بنیادی مقصد کھیلوں (Sports) سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، و قنوف قناتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں، اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سنت) اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک ”مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان“ کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اِمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو (وسائلِ بخششِ مرمم، ص ۳۱۵)

تر بیتِ اولاد کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”تر بیتِ اولاد“ اور رسالہ ”اولاد کے حقوق“ کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ ماں باپ کی شان و عظمت سے آگاہی کے لیے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ”سمندری گنبد“ کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماوذو الْحَبِیْبَةِ الْحَرَامِ کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی 14 تاریخ کو امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے والد محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آئیے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

ابو عطار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَاذِكْرٍ خَيْرٍ

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے والد ماجد حاجی عبدالرحمن قادری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نَبِيكَ سیرت ، تقویٰ و طہارت اور شریعت و سنت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں ذنیوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے محبت اور خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979ء میں جب امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ ”کولمبو (سری لنکا)“ تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے بہت متاثر پایا کیونکہ انہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفِي مبین مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے اور قصیدہ غوثیہ کا ورد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیر اہلسنت کے خالو نے دوران گفتگو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدہ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفر حج میں وصال

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ عالم شیر خوار گی (یعنی دودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والد محترم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ۷۰ سالہ میں سفر حج پر روانہ ہوئے۔ ایام حج میں منیٰ میں سخت لُچلنے کی وجہ سے کئی ججاج کرام فوت ہو گئے تھے، ابو عطار حاجی عبدالرحمن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بھی مختصر علالت (بیمار ہونے) کے بعد 14 ذُو الْحِجَّةِ الْحَامِدِ ۷۰ سالہ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۱۱)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ

الْاٰمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آئیے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں (سورۃ) بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ۔۔ الخ، ص ۳۰۶، حدیث: ۱۸۲۳)

(2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، ۲۲۰/۴، حدیث: ۶۴۰۷) ☆ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔ ☆ والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔ ☆ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چومنا کریں۔ ☆ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔ ☆ ان کا سونپا ہوا اور وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ☆ اپنے محلے کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لیکر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں۔ ☆ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو باسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔ ☆ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گے تو ”مدنی ماحول“ بننے کی کوئی امید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے ☆ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔

لہذا غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆ گھر میں روزانہ فیضانِ سنت کا درس ضرور ضرور دیں یا سنیں۔ ☆ اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ ☆ گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف مدنی چینل دکھانے کی ترکیب بنائیے۔ (فیضانِ داتا علی ہجویری، ص ۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کُتب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرِ اسفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اجتماع کا بیان حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ کی سخاوت کے متعلق ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے غزوہ تبوک سمیت کئی مواقع پر اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو کس قدر ستایا گیا، اس بارے میں بھی ایک دل سوز واقعہ سُنیں گے، آپ کی عبادت و ریاضت کے چند واقعات بھی سُنیں گے، آپ کس قدر زبردست عاشقِ رسول تھے، اس کا بیان بھی آئندہ ہفتے کیا جائے گا، یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو ”جامع القرآن“ کا لقب کیوں عطا کیا گیا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے مُرید و خلیفہ صدرُ الأفاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا عرس مبارک بھی قریب ہے، لہذا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف آنے کی بلکہ انفرادی کوشش کر کے دوسروں کو بھی لانے کی نیت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽¹⁾

﴿3﴾ رَحْمَتِ كِے ستر دروازے: صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَتِ كِے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽²⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ كَا ثَوَاب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَائِمَةً بَدْوَامِ مُلْكِ اللهِ
حضرت اَحْمَد صَاوِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي بَعْضُ بُزْرُغُوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيفِ كُو
ايك بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے كَا ثَوَاب حَاصِلِ هُو تَا هِيَ۔⁽³⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ايك دن ايک شخص آيا تو حُضُورِ اَنُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِے درميان بٹھا ليا۔ اِس سے صحابہ كرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كُو تَعْجُبِ هُو اَكِه يِه كُونِ ذِي مَرْتَبِه هِيَ! جب وه چلا گیا تو سركار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: يِه جب مَجْهُ پَر دُرُودِ پَاك پڑھتا هِيَ تو

۱۰۰۱۔ افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

۱۰۰۲۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

۱۰۰۳۔ افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔⁽¹⁾

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمُقْعَدَ الْمُتَقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی پاک صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽²⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سَيِّدُنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽³⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔⁽⁴⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خداےِ حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

1... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۳۰۵

4... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

(ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات۔) اذوالحجۃ الحرام 1439ھ 23 اگست 2018

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی 25 اگست بعد نمازِ عشاء تقریباً 09:30pm

ہفتہ وار مدنی مذاکرے کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقت مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بركاتہم العالیہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ ”تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن و علاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اڈل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی دعوت دے کر، ترغیب دلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں۔“

امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کی طرف سے ہفتہ وار رسالہ پڑھنے کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ! ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں امیر اہلسنت کسی ایک مدنی رسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی ارشاد فرماتے ہیں، مطالعہ کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی کارکردگی بھی امیر اہلسنت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے نیز آپ مطالعہ کرنے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رسالے "کراماتِ عثمان غنی" کے مطالعے کی ترغیب ارشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اس رسالے کو پیشگی ہی حاصل کر لیں اور اس کا مطالعہ کر کے امیر اہلسنت کے دل کی دُعاؤں لیں ہدیہ:۔۔ بڑا سا 15 چھوٹا 06۔۔ روپے

"امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ" کا رسالہ "اخبار کے بارے میں سوال جواب" اس رسالے میں کیا ہے؟ (سنئے!) (◊) اخبار پڑھنا کیسا؟ (◊) دُنیا کا سب سے پہلا اخبار کب اور کہاں جاری ہوا؟ (◊) چور سے بڑھ کر مجرم کون (◊) لوہے کے 80 کوڑوں کی سزا (◊) اخبارات کے مضامین لکھنے والوں

کیلئے مدنی پھول۔ ہدیہ۔۔ بڑا سا سز 15 چھوٹا سا سز 11۔۔: روپے۔۔۔

کتاب "حُسنِ اخلاق" اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: ﴿﴾ لوگوں سے خوش اخلاقی سے ملنے کی فضیلت ﴿﴾ غصے کے وقت خود پر قابو پانے کے فوائد ﴿﴾ حقوق کی ادائیگی کیوں ضروری ہے؟ ﴿﴾ مسلمانوں پر ظلم کی مہمّت ﴿﴾ پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں ﴿﴾ مسلمان بھائی کیلئے مسکرا نہ کیسا؟ ہدیہ۔ 30۔: روپے۔

"ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں" میں سے روزانہ کے ایک مدنی کام کا رسالہ بنام "بعد فجر مدنی حلقہ" مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، بالخصوص تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، مجلس مدنی انعامات کے تمام ذمہ داران اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول اس عظیم الشان رسالے کو ضرور حاصل فرمائیں۔ اس رسالے میں کیا کیا ہے، آئیے سنتے ہیں: ﴿﴾ فجر کے وقت کی اہمیت ﴿﴾ بعد فجر تا اشراقِ چاشت مسجد میں بیٹھنے کے متعلق 8 فرامینِ مُصطفیٰ ﴿﴾ مدنی حلقے سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے ﴿﴾ شجرہ عالیہ پڑھنے کے 4 فوائد ﴿﴾ چند بزرگانِ دین کے بعد فجر کے معمولات ﴿﴾ بعد فجر مدنی حلقے سے متعلق احتیاطوں اور مفید معلومات پر مبنی سوال جواب ہدیہ۔۔ 15۔: روپے۔۔

ان کتب و رسائل کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے دوست و احباب میں تقسیم بھی کیجئے۔ یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں "نوحہ" کے بارے میں بتایا جائے گا مثلاً ﴿﴾ نوحہ کی تعریف ﴿﴾ "نوحہ" کے متعلق مختلف احکام ﴿﴾ "نوحہ" کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب ﴿﴾ "نوحہ" کے گناہ سے بچنے کے لیے کیا کیا جائے؟ اور "تکبیر تشریح" یاد کروائی جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اختتام پر مدنی انعامات کے رسالے سے اجتماعی فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔